برہان

جلد سیزدہم — شمارہ (۵)

ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ مطابق نومبر ۱۹۴۴ء

نظرات

جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ہم نے نیوز پرنٹ پیپر کے کوٹہ کے لئے درخواست دے رکھی تھی وہ اس مہینہ منظور ہوگئی ہے۔ لیکن یہ اطلاع ہمیں اسوقت ملی جبکہ برہان کی کتابت چوبیس صفحہ کے انداز سے ہو چکی تھی اس لئے اس ماہ کا رسالہ نیوز پرنٹ پیپر کے چوبیس صفحوں پر ہی شائع کیا جا رہا ہے۔ آئندہ ماہ سے رسالہ کا حجم بڑھا دیا جائیگا

مسلمانوں کے نصابِ تعلیم کا مسئلہ ایک عرصہ سے اربابِ علم وفکر کے زیرِ غور ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر طبقہ میں اب یہ احساس روز بروز پختہ ہو رہا ہے۔ بعض اربابِ مدارس عربیہ جو کل تک اصلاحِ نصاب کا ذکر تک سننے کے روادار نہ تھے اب وہ بھی اس ضرورت کو تسلیم کر رہے ہیں اور ان میں بھی عملی سرگرمی کے آثار پائے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف جدید تعلیم کے حضرات پر بھی یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہی کہ یونیورسٹیوں کا موجودہ نصابِ تعلیم اور طرزِ تعلیم دونوں کم از کم مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے نہ صرف یہ کہ غیر مفید ہے بلکہ بڑی حد تک مضرت رساں ہے۔ جمعیۃ علماء ہند اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں کے اربابِ حل وعقد آج کل تعلیم کی مشکل کے حل کرنے میں مصروف ہیں۔ خدا کرے دونوں جماعتیں جلد کسی صحیح نتیجہ پر پہنچکر کوئی مفید عملی اقدام کر سکیں۔

ہمیں یہ دیکھکر بڑی مسرت ہوئی کہ روہیلکھنڈ کی پرانی ریاست رامپور نے اس سلسلہ میں بڑی اچھی پہل کی ہے۔ ریاست میں ایک قدیم عربی درسگاہ مدرسہ عالیہ کے نام سے قائم ہے جس میں وقتاً فوقتاً ہندوستان کے نامور اور خاص خاص فنون کے ماہر علماء استاذ رہے ہیں۔ حال میں اس درسگاہ کی طرف سے ہمیں جدید نصاب کا ایک خاکہ ملا ہے۔ اس پر مفصل تبصرہ تو غالباً آئندہ اشاعت میں ہو سکیگا۔ سردست اسقدر عرض کرنا کافی ہے کہ نصاب بحیثیت مجموعی غور وخوض، وسعتِ نظر اور دقتِ نگاہ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور اگر ریاست رامپور نے اپنی قدیم روایات کے مطابق اس مدرسہ کی خاطر خواہ سرپرستی قبول فرمائی اور اس نے مدرسہ میں جدید نصاب کی ترویج کے لئے اپنے دستِ کرم وتوجہ کو کشادہ رکھا تو بے شبہ علمی اور تعلیمی اعتبار سے اس کا یہ اتنا شاندار کارنامہ ہوگا کہ نہ صرف ریاست کے بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمان اس کے شکر گذار رہیں گے۔